

UNIVERSAL
LIBRARY

OU-232847

UNIVERSAL
LIBRARY

فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ يَخَافُ وَعِيدَ

الحمد لله الذي آوانا حميد وإياهم سعيد نسخ مفيد

بر تقلید بالکتاب الحمید

۹۲

ب تصحیح دست سدید و گوشت شہائے مزید

بمطبع فائز محمدی معظّم طبع گردید

۴۵ صفحہ میں انہم الا یظنون کے بیان میں فرمایا ہے صلیت ہو کر نہیں وہ سب لوگ ان
 کے برابر اور عقداؤں کا نہیں کہ چونکہ انہیں کہ ان کا غالباً یہ کہ اس کا دین کے صولین کہ
 اعتبار نہیں اور تیسرے ان آیتوں میں سے یہ کہ فرمایا اسد تعالیٰ نے حکم مانو اس کا اور
 حکم مانو رسول کا اور اختیار والے میں تم میرا اگر جہاڑا پر کسی خبر میں تو اس کو
 رجوع کر طرف اسد کے اور رسول کے اگر یقین رکھتے ہو اسد پر اور پچھلے دن پر
 سوال کے نہیں درست کہا جہاڑے کھڑے میں مجتہدین سے کیے کہ اس سلسلہ
 لیجا یا سلسلہ اپنے رسول کے جو سبکی لئے ہوئے بڑے عزت والے حکمرانی کے
 میں اور سبیلے اس حکم کو ابھرایا اور ادھر کیا ہے اس قول سے اگر تم یقین رکھتے ہو
 اسد پر اور پچھلے دستبر الگ میں اور خوب دیکھ میں سوال اسد اور رسول کے کسی اور صاحب
 اور اسد فرمانبرداری اور حکمرانی کی توفیق دینا والا ہے فرمایا مبارک الگو سے
 سنت رسول کے جلاؤں والے ابو محمد حسین بن موسیٰ نے اسد بنی حمت کو ادھر چاہا اور
 چونکہ پرستہ نہیں کہے فرودہ الی اسد والی اسد کے بیان میں یعنی قرآن کی طرف اور رسول
 جتنا کہ زندہ رہے اور جب رحلت کرے تو اس کی حدیث کی طرف سب سبکی لیجا کر اور
 سلسلہ کا لیجا قرآن اور حدیث کی طرف فرض ہے جو ان میں وہ سلسلہ لیجا اور جو نہ لے تو
 تو ان میں اجتہاد کی راہ ہے اور بعضوں نے کہا کہ رد الی اسد والی اسد کے یہ معنی میں
 کہ عالم کو جو کوئی سلسلہ معلوم ہو تو کہ اسے اللہ و رسول علم لیجئے جسے تو معلوم نہیں اسد
 جابین تو اب اس کا گواہا بعد الغیر زہدی ح ۵۹ صفحہ میں کہ ان کو گوئی
 حکمران اس کے حکم سے فرض ہے وہ جہاڑے ہیں ان سب میں پہلے ساری تعبیر میں
 کہ ان کی حکمرانی کا نام چھ خد کے حکمرانی ہے اس کے کہ اسد کے کوئی ناخوشی کی بنا
 سے خبر بابائی اور کوچن لئے ہو ہی نہیں سکتا ہے جو پہلے کہ خلاق کو در کرنے
 اور اس کی وجہ سے ہیں جو سکتا ہے کہ خدا کو چاہنے کی باتوں کو اپنے پروردگار

[illegible]

[illegible]

صلى الله عليه وعلى آله وصحبه
في المنام فأتاك تعلم اشتياقي
اربع

[illegible]

پہلی اور بین الدکا قرآن ہی اوسین لوزی لوزی اور نیک سستی پر ہو چکا ہا ہی تو تم
سب اوسی پر چلوا اور اوسکو مضبوط پکڑے رہو اور دوسری اوسین میری گہروالی میں
الہیت کی معاملہ میں تکونین خدا کو یاد دلانا ہوں یہ حضرت فی النیظما اور تاکدائین بار
فرمایا اور ایک روایت میں ہی الدکی قرائن فوراً اور راہ بتا ہی جو اوسکو تہامی رہیگا
وہی ٹیک سستی پر رہیگا اور جو کوئی چکا بہکا اور ایک روایت میں ہی وہ اللہ کی سستی
ہی جو اوسکی ساتھ لگا رہیگا وہ سدا ٹیک سستی پر لگا رہیگا اور جو چہرہ دیگا سدا بہکا رہیگا
اور پہلی بات ہی کہ اوس رسول پر ایمان اور دونوں کی محبت اور نذران اور اداء کے مجتہدین
کا اطاعت کو چاہیے ہیں ایک شخص بھی جلنی کو نہیں بتاتی ہیں اور ایسہ توفیق دینا لادگا
ہی اور سوا انکی اور احادیث بہت ہیں اور وہیں نقلی دلیلین سی بڑے بڑے مجتہدین
کی قول میں الدان کے سب ہی رہنی ہوا اور بڑی بڑی علما کی قول میں جو ب
ایمان دار اور کوناقی ہیں اور بڑی صوفیوں کی قول میں الدان سب کو اعلیٰ علیین میں
کہی اور نبوت روزی کرمی رسول اللہ عزت دار اور بڑائی والی کی صدقہ سی اور
انکی آل پر درود و سلام ہو جو قیامت قائم ہوئے تک ہماری بڑی امام فی الدان پر
جو بڑی رحمت کرمی فرمایا کہ کیونہیں چاہی کہ ہماری سلوک نہ چلی بیتک یہ نہ جانی کہ
معنی کہان سی نکالی میں سویتک یہ دونوں قول امام صاحب کی بہت کھلی میں کہ کی
کہی پر چلنا درست نہیں ہی مگر تحقیق کرتا رہی اور دلیل دہو نہ تہا رہی اور یہاں نقل
بودی دہیا گئی کہ زور سے ہو جاتی ہی اور سوا ان کی امام شافعی اور امام مالک اور
امام احمد کی بہت سی قول میں الدان سب پر ہی جو بڑی رحمت کہی ہماری امام حضرت
امام شافعی فی فرمایا کہ جب میں کوئی مسئلہ یا دن یا کوئی قاعدہ پڑاؤں کہ وہ میں کوئی
صلی اللہ علیہ وآلہ سلم سی میری مسئلہ یا عہد کی خلاف تعول ہو تو مسئلہ وہی ہی جو
حضرت فی فرمایا اور میرا قول وہی کو جانو اور امام صاحب فی اس بات کو دہرا نہا رہنا

[illegible]

فَالْقَوْلُ مَا أَقَامَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلِي وَجَعَلَ الشَّافِعِي رَاوِدَهُ

سب کھڑا بنا کر حدیث کی ٹول چوڑی ہے نہ سننا اور اونکی طرف ان لوگوں کے
 نزدیکنا اور خدا کی رضا مندی اور نزدیک ڈھونڈ تو اون سے پھٹتے رہنا اور انہیں
 میں سے جو شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ ص ۷۷ صفحہ ۷۸
 بے بناوٹ اور گستاخوں کے فرمایا ہے کہ اونہیں دین کی باتیں بدل لئے ہیں
 سے ایک قلیل ہے کسی امام یا پیر کی جو جو کہ سے بجا ہوا نہیں ہے کیونکہ نبی کا جو کہ
 سے بجا ہونا ثابت ہو چکا ہے اور حقیقت اس قلیل کی یہ ہے کہ امت محمدی میں کوئی
 آدمی اپنی جہت سے مسئلے ہاوی ہے ہر سب کے سب اس کے چچی بچنے والے نبی ہیں
 مانیں کہ اونسی باری مسئلے لکھنا یا اکثر ہیک ہی بتائے میں مسئلے وہ قلعہ لوگ تھیں
 حدیث کو نہیں لکھتے ہیں اور قلیل وہ نہیں ہے میرا کہ چچا ان اور علف صالحین
 کا اول ہے آخر تک ایسا ہے کیونکہ اول کا ایسا ہے کہ سب مجتہدوں کے چچا ہیں
 اسکے ساتھ یہ جانتے ہیں کہ مجتہد سے جو کہ ہوتی ہے اور ہیک بھی کہتا ہے اسکے ساتھ
 پیچیدہ صاحب کی حدیث کی ہر سب کی تا کیوں لکھتے اس کے ساتھ بکا ارادہ بھی ہو کہ
 مسئلہ خلاف امام حدیث معلوم ہوئی تو اونہیں قلیل نہیں کرتا اور حدیث پر چلوں گا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہود کو فرمایا ہے
 کہ اونہوں نے اپنے عالموں اور درویشوں کو خدا ٹھہرایا ہے سو وہ لوگ عالموں درویشوں کو
 بوستہ نہیں کہتے لیکن جس خبر کو وہ حلال بتاتے تھے یہم حلال جان لیتے تھے اور جس
 چیز کو حرام کہتے تھے حرام جانتے تھے اور اونہیں میں سے جو ہمارے آقا عالم اور پیر
 کی خوبی والی جیسے گوانہ عجد العزیز نے اپنی تفسیر میں جو دہلی کے کسی چاہا خانہ
 میں چھپی ہے ۹۶ صفحہ میں فرمایا ہے فاولک ہم الخامرون کے تلس اس آیت محمد سلیم
 ہوا کہ قرآن حدیث سے تھے لکھنے کے بعد کیلی قلیل نہیں جا ہے سلمی کہ جانتے کے بعد
 جا بہت پر چلنا ہے اور اونہیں میں سے جو برا ہوا ہے ۱۵ صفحہ میں والی اللہ تعالیٰ

دستور اس وقت کے رہا تھا
 تفسیر میں لکھتے ہیں کہ
 انہوں نے اپنے عالموں اور
 درویشوں کو خدا ٹھہرایا
 ہے سو وہ لوگ عالموں
 درویشوں کو بوستہ نہیں
 کہتے لیکن جس خبر کو وہ
 حلال بتاتے تھے یہم حلال
 جان لیتے تھے اور جس
 چیز کو حرام کہتے تھے
 حرام جانتے تھے اور
 اونہیں میں سے جو ہمارے
 آقا عالم اور پیر کی
 خوبی والی جیسے گوانہ
 عجد العزیز نے اپنی
 تفسیر میں جو دہلی کے
 کسی چاہا خانہ میں
 چھپی ہے ۹۶ صفحہ میں
 فرمایا ہے فاولک ہم
 الخامرون کے تلس اس
 آیت محمد سلیم ہوا کہ
 قرآن حدیث سے تھے
 لکھنے کے بعد کیلی
 قلیل نہیں جا ہے سلمی
 کہ جانتے کے بعد
 جا بہت پر چلنا ہے
 اور اونہیں میں سے
 جو برا ہوا ہے ۱۵
 صفحہ میں والی اللہ
 تعالیٰ

عالمیوں کے بیان میں فرمایا ہے کہ جو کتا ہے کہ اس حاکم کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دیکھانے اور ڈرانے کو فرمایا ہو مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ نے بدترین ہے جو بائین تم گئے کرو گے اور ہی بات دین میں نکال کر ایک ایک کیسے کے طرف کو بائیں اور بائیں کی طرف پسند کی ہوئی کی ٹرائی اور پڑھ کے بن میں ہر ایک آدمی بائیں بنایا گیا ہے حقہ دین کے طرف کو پسند کر لیں گے اور انکا نام اور کی طرف کھڑا ہوگا اور سب اتر کر کہیں گے کہ ہمارا حضرت ابوبکر علیہ السلام ہے اس لیے کہ اب تباہی کی طرف مڑ کر کے کھڑے ہوئے تھے اور شافعی لوگوں کو حکم کی طرف پہنچا لیں گے اور انکا نام کی طرف کھڑا ہوگا اور انرا اتر کر بائیں چھائیں گے کہ ہم کہہ کے دروازہ کی طرف مڑ گئے ہیں اور اس کے قلم کا قرآن میں صاف ذکر آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

و اتخذوا من مقام برہم صلی اور ہی ٹیپ سب شہروں اور ستون والی اپنی اپنی طرفوں کی ٹرائی میں اسی جہان میں نکالینگے لیکن یہ سب بائیں شہروں کی سی بنیں ہیں اور مسجدوں کی نزدیک زبان میں لانے کو لائن نہیں لدا کا اقرار حکم فقط اتنا ہے کہ یہ شہر ہر ایک شہر سے دوسرے شہر کو جاؤ اور اس کے ساتھ ساتھ جو لوگوں میں سے سب جو لوگوں نے اپنی آغیہ کر کے ۱۰ حصہ میں حصہ کر کے تمام عالمیوں کے بیان میں فرمایا ہے جہان فرمایا ہے کہ اس میں میں تنہا کے کچھ ہونے کی طرف مڑیں اور اس کی دو طرف میں ایک یہ تنہا ہے جو چاہے کہ جس کی طرف مڑیں اور اس کے دو تیرے نزدیک جس سے یا نہیں ہے جو اس کا حق پر چاہتا ہے تو جو بائیں مڑنے کے سبب ہوئے پر سب کو اس کے بھی کیوں پڑے اور اس کے حق پر ہو گیا تو چاہتا ہے تو بائیں مڑیں سے چاہتا ہے اگر اور لوگوں کے دیکھا ہو گیا ہے تو اس میں بات بدل ہے گی اور وہیں ایسا ہو گا اور پڑے گا کہ سلجھا ہو ہی نہیں ہوتا اور اگر اپنی عقل سے چاہتا ہے تو تو اپنی اوس عقل کو سیکھ کر چاہتا ہے میں

عالمیوں کے بیان میں فرمایا ہے کہ جو کتا ہے کہ اس حاکم کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دیکھانے اور ڈرانے کو فرمایا ہو مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ نے بدترین ہے جو بائین تم گئے کرو گے اور ہی بات دین میں نکال کر ایک ایک کیسے کے طرف کو بائیں اور بائیں کی طرف پسند کی ہوئی کی ٹرائی اور پڑھ کے بن میں ہر ایک آدمی بائیں بنایا گیا ہے حقہ دین کے طرف کو پسند کر لیں گے اور انکا نام اور کی طرف کھڑا ہوگا اور سب اتر کر کہیں گے کہ ہمارا حضرت ابوبکر علیہ السلام ہے اس لیے کہ اب تباہی کی طرف مڑ کر کے کھڑے ہوئے تھے اور شافعی لوگوں کو حکم کی طرف پہنچا لیں گے اور انکا نام کی طرف کھڑا ہوگا اور انرا اتر کر بائیں چھائیں گے کہ ہم کہہ کے دروازہ کی طرف مڑ گئے ہیں اور اس کے قلم کا قرآن میں صاف ذکر آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے و اتخذوا من مقام برہم صلی اور ہی ٹیپ سب شہروں اور ستون والی اپنی اپنی طرفوں کی ٹرائی میں اسی جہان میں نکالینگے لیکن یہ سب بائیں شہروں کی سی بنیں ہیں اور مسجدوں کی نزدیک زبان میں لانے کو لائن نہیں لدا کا اقرار حکم فقط اتنا ہے کہ یہ شہر ہر ایک شہر سے دوسرے شہر کو جاؤ اور اس کے ساتھ ساتھ جو لوگوں میں سے سب جو لوگوں نے اپنی آغیہ کر کے ۱۰ حصہ میں حصہ کر کے تمام عالمیوں کے بیان میں فرمایا ہے جہان فرمایا ہے کہ اس میں میں تنہا کے کچھ ہونے کی طرف مڑیں اور اس کی دو طرف میں ایک یہ تنہا ہے جو چاہے کہ جس کی طرف مڑیں اور اس کے دو تیرے نزدیک جس سے یا نہیں ہے جو اس کا حق پر چاہتا ہے تو جو بائیں مڑنے کے سبب ہوئے پر سب کو اس کے بھی کیوں پڑے اور اس کے حق پر ہو گیا تو چاہتا ہے تو بائیں مڑیں سے چاہتا ہے اگر اور لوگوں کے دیکھا ہو گیا ہے تو اس میں بات بدل ہے گی اور وہیں ایسا ہو گا اور پڑے گا کہ سلجھا ہو ہی نہیں ہوتا اور اگر اپنی عقل سے چاہتا ہے تو تو اپنی اوس عقل کو سیکھ کر چاہتا ہے میں

عالمیوں کے بیان میں فرمایا ہے کہ جو کتا ہے کہ اس حاکم کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دیکھانے اور ڈرانے کو فرمایا ہو مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ نے بدترین ہے جو بائین تم گئے کرو گے اور ہی بات دین میں نکال کر ایک ایک کیسے کے طرف کو بائیں اور بائیں کی طرف پسند کی ہوئی کی ٹرائی اور پڑھ کے بن میں ہر ایک آدمی بائیں بنایا گیا ہے حقہ دین کے طرف کو پسند کر لیں گے اور انکا نام اور کی طرف کھڑا ہوگا اور سب اتر کر کہیں گے کہ ہمارا حضرت ابوبکر علیہ السلام ہے اس لیے کہ اب تباہی کی طرف مڑ کر کے کھڑے ہوئے تھے اور شافعی لوگوں کو حکم کی طرف پہنچا لیں گے اور انکا نام کی طرف کھڑا ہوگا اور انرا اتر کر بائیں چھائیں گے کہ ہم کہہ کے دروازہ کی طرف مڑ گئے ہیں اور اس کے قلم کا قرآن میں صاف ذکر آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے و اتخذوا من مقام برہم صلی اور ہی ٹیپ سب شہروں اور ستون والی اپنی اپنی طرفوں کی ٹرائی میں اسی جہان میں نکالینگے لیکن یہ سب بائیں شہروں کی سی بنیں ہیں اور مسجدوں کی نزدیک زبان میں لانے کو لائن نہیں لدا کا اقرار حکم فقط اتنا ہے کہ یہ شہر ہر ایک شہر سے دوسرے شہر کو جاؤ اور اس کے ساتھ ساتھ جو لوگوں میں سے سب جو لوگوں نے اپنی آغیہ کر کے ۱۰ حصہ میں حصہ کر کے تمام عالمیوں کے بیان میں فرمایا ہے جہان فرمایا ہے کہ اس میں میں تنہا کے کچھ ہونے کی طرف مڑیں اور اس کی دو طرف میں ایک یہ تنہا ہے جو چاہے کہ جس کی طرف مڑیں اور اس کے دو تیرے نزدیک جس سے یا نہیں ہے جو اس کا حق پر چاہتا ہے تو جو بائیں مڑنے کے سبب ہوئے پر سب کو اس کے بھی کیوں پڑے اور اس کے حق پر ہو گیا تو چاہتا ہے تو بائیں مڑیں سے چاہتا ہے اگر اور لوگوں کے دیکھا ہو گیا ہے تو اس میں بات بدل ہے گی اور وہیں ایسا ہو گا اور پڑے گا کہ سلجھا ہو ہی نہیں ہوتا اور اگر اپنی عقل سے چاہتا ہے تو تو اپنی اوس عقل کو سیکھ کر چاہتا ہے میں

اور سب کو روک دینا چاہئے زبردستوں سرور اور حاکم اور قاضی اور مفتی اور محدث کا اسمیں ہیں
ہو ہے کہ خلاف شرع بات نہ ہو ہر عالمین میں ان غیر دن کا حکم نامہ ہر عالمین شرع سے
نابت ہے اور ان میں بے جوہر ہونا ہوا ہے اس لئے کہ سب بغیر سب چارے حکم ہو جانے کے
سر میں چپے ہیں بخلاف ان پانچوں فرقوں کے جہاں حکم فرض ہے کہ یہ سر پر نہیں ہے کہ غیر
انکے چر میں پڑے خدا کو حکم کو جان ہے نہ کسی تو بغیر دن کا حکم نامہ اور ادا و پوزین
الک الگ ہیں اور انہیں میں سے ہر جو سموی نے فرمایا کہ جب کسیکو دفعی
کوئی مسئلہ تباہ اور دو دن کے تباہی میں جدی جدی دو باتیں ہوں تو پوچھنے
والی کو اختیار ہے جسے چاہے چلے اور یہ بہت کھلی بات ہے اور انہیں میں سے ہر جو عند اللزوم
میں ہے کہ تقلید پر تمام علماء کے سچ چلنا فرض ہے کیسکی تعین نہیں ہے اس واسطی کہ استدلال
نے فرمایا ہے کہ اگر تم نہیں جانتے ہو تو یا دلو لے لو چہ لو اور ہمیں تخصیص و تعین
نہیں ہے اور انہیں میں سے ہے جو شریعت الی نے فرمایا اگر کہنے اپنی جہنم بھائی کر لیا
مذہب برہمنوں کا جسے امام عظیم صاحب یا امام شافعی ملحق کیا اسکو اسی امام کے
جیسے سدا لگا رہنا چاہئے جسے اسکو سدا اوسیکہ بھی چلنا ضروری ہے کسی خاص مسئلہ
میں جو عمل کر چکا ہے یہاں تک کہ انہوں نے فرمایا کہ کچھ ضرور نہیں ایک کے بھی لگا رہنا
اور یہ بات نہایت ٹھیک ہے اس لئے کہ اوسکی کر نیسی لازم نہیں ہو جاتا ہے کیونکہ لازم
وہ ہوتا ہے جسکو خدا رسول لازم تباہے اور اللہ نے کسی پر لازم نہیں کر دیا کہ اماموں
سے الگ آدمی کا مذہب ٹھہرا لیں جو اس کے ساری باتیں نامی برین اور اسکو چھوڑ دینے
اور اسکا لازم جاننا کوئی مذہب نہیں جو اسکو بورا کرنا ضروری ہے اور انہیں میں سے
ہے جو دینار کے حاشیہ طالع الاورامین ہے کہ ایک مذہب یا امام کے بھی لگا رہنا
شرع یا عقل کے روبرو تباہ نہیں لگا اور اس کے نہ واجب ہو نیکی و خوب صاف بیان کیا
ہے اماموں سے تو شیخ محمد امجد شام نے اور پڑے عالموں میں سے عند الدین

٢٥
الصبيحة الدالة على
خلاف قول المقلد

فان لم يزل

فصل في معرفة

قال فوجئنا

السيد عبيد
القادر

بکلیاتی است
و نه نفی علی بن ابی طالب

وفاقیہ

شعشعہ جیستہ قال

چند سالہ

في حقيقته

کی حدیثوں کی طرف ایماندار جوہر کر سکتا ہے جو صحتاً امام کے قول کے خلاف بتاتے ہیں اور جو حدیث ملی برہمی امام کا قول نہ چڑھے تو اوس شخص خفین شرک کا ریل میل ہے اور وہی نہیں
میں ہے جو سبجہ الاسرار میں خدا کے پایہ سید حضرت عبدالقادر کے حالات میں لکھا
کہ آپ خاشعی اور ارحمن جبل کے مذہب پر فتوے دیا کرتے تھے کہ یہ لوگ قیاس کم کرتے ہیں
ظاہر ظاہر حدیث بہت جتنے ہیں اور لوہن میں سے ہے جو معمولات مظہر میں ہے جہاں
کہا ہے کہ آپ ہاتھ سینہ کے برابر بانی تھے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ حدیث زیناف کی
حدیث ہے بہت بڑی اور گھسی ہے جو کوئی پوچھو کہ اس صورت میں خفین کے خلاف اور ایک
مذہب سے دوسرے مذہب میں چلا جانا لازم آتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ جو جب قول امام
کے کہ آپ نے فرمایا ہے جو حدیث میں بودہی میرا مذہب ہے کہو مسئلہ میں چلے جائے خلاف
مذہب نہیں لازم آتا ہے بلکہ امام کی عین موافقت ہے چنانچہ آپ نے اس کے جواب میں
ایک خط نہایت عمدہ لکھا ہے جسکو تبہ ہو وہاں دیکھ لے اور ان میں سے ہے جو مقامات
مظہر میں ہے کہ لوگوں نے حضرت مظہر حاجی خانان رحمہ سے پوچھا کہ آپ حدیث پر پہنچے اور ایک
مذہب سے دوسرے مذہب میں چلے جائیو کیا فرماتے ہیں تو آپ نے جواب میں لکھا کہ اس مسئلہ میں
حدیث پر چلنے کے مسئلہ میں شہر محمدیات مدینہ منورہ کے محدث نے لکھا ہے کہ امام احمد کا حکم
خامی میں لکھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ محمدی علیہ السلام نے لکھا ہے کہ امام احمد کا حکم
تو میری جالی برجلو نہیں اللہ باری کر لکھا اور حضرت نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص ایماندار
نہوگا جنگ و سختی جانتی رہے لائے کیوں فانی ہو جائیہ حدیث صحیحہ کہ کتاب المحدثین
الواقم اسماعیل بن فضل صفہانی نے روایت کی ہے اور وہی الحدیث میں بیان
کیا ہے کہ امام اعظم رحمہ صاحب نے فرمایا ہے کہ جب حدیث صحیحہ ہو تو وہی میرا مذہب ہے اور میرا
مسئلہ حدیث کے رو بہ چہرہ دو تو جو شخص پر لکھ حدیث کی راہ ہو اور امام کو مشفق سے
اور بودہی کو چاہی سے بجا تا جو اگر وہ حدیث پر چلے تو ان کی مذہب سے نہیں نکلتا ہے

[illegible][illegible]

واما العقل فانه
 ان جعل العقل
 واما العقل فانه
 ان جعل العقل
 واما العقل فانه
 ان جعل العقل
 واما العقل فانه
 ان جعل العقل
 واما العقل فانه
 ان جعل العقل

بہت ہیں اور عقلی دلیلوں سے ایک تو یہ ہے کہ مسلمان ایک امام یا مدینہ یا لوی کی کثیر بر نفیر نہایت
 محمدی میں صلی اللہ علیہ وسلم جو ملی اور کئی بات ہو سکتی ہے کہ یہ خلاف اجماع کا وجہ
 بات صحابہ اور ائمہ مجتہدین اور زرگان دین کے اجماع کے خلاف ہو وہ بات جو ملی اور کئی ہے
 تو ایک کی کثیر بر نفیر نہایت ہے جو امام اور کئی بات کا ثبوت یعنی اجماع کے خلاف تو اس کو
 ہے کہ حجت بات پسند کیا ہے یعنی مجتہد کہی چونکہ کئی نہیں کہ ایک کی بات پسند جانا
 اس قول کے مندرجہ کیونکہ یہ قول صاف بتاتا ہے کہ مجتہد کے بعض مسئلے کو جائز ہے سب کے نہیں
 جائز ہے اس کو مل مجتہد کی جو کہ جہاں حرام کیسے حرام ہو گا کہ چہ چہ ہمارے پیغمبر نے جو کئی فرمایا ہے
 کہ سوا اس رسول کے نہ ہو کہ اس کی بات مانو اور دوسری بات یعنی اجماع کی خلاف ہو
 اور تمہاری بات ہے صاف اور کئی ہے کچھ ثابت کر لی حاجت نہیں اور دوسرے عقلی دلیل سے کہ مجتہد
 کے اجتہادی مسائل میں جو کہ کا دو کا پڑتا ہے اور جہت میں جو کہ کا دو کا ہو سکتا ہو کہ
 نہیں ملتی جاتے اسلئے کہ جب دو کا آیا ٹھیک ٹھیک بات کا پتا لگایا گیا گذر ہوا اور یہ
 دلیل عقلی سے کہ کتاب بتائی نہ لیت محمدی نسبت ان چاروں مذہبوں کے ایک نزدیک
 کیا ہو کل کتب ہو اکیلی ہے ہوا و دو صورتوں میں یقین مذہب یا تخصیص امام کی گذری
 اسلئے کہ اگر نہ لیت کو کل بتاؤ گی تو یہ چاروں مذہب سکی جو میں کے جسے جہاں با سکی جہاں
 اور جی سیکو تو اب تم ہی کہدو کہ ایک یا ایک ہی کی جہاں ہی کیسے بن جائیگی تو ایسی ہی ایک
 مذہب ایک امام کی رہنے کی نہ لیت محمدی کا تو ایسے ہو جائیگا تو یقین ضرور نہیں ہی
 اور اگر تم کہو کہ نہ لیت محمدی نسبت ان چاروں مذہبوں کی ہے تو خواہ مخواہ ہی ہوگی
 کہ مطلق نہ لیت جس سے اور نہ لیت عیسوی اور موسوی اور محمدی اس کے انواع میں جو
 نوع ٹہری تو بات بگڑی کیونکہ نوع کی افراد و خاص تو سب ایک حقیقت کے ہوتے ہیں اور یہاں
 صدمہ صدمہ اور ایک دوسرے خلاف ہے ایک ہی مسئلہ ایک امام کے نزدیک حلال ہے اور
 وہی خاص مسئلہ دوسرے کے ہاں حرام ہے تو نہ لیت محمدی نوع نہ ٹہری اور یقین لگی گوری

تحت نظر الحاکم الاحوال
 لا بد ان احادیث الاحوال
 بطل الاستدلال فی مقایم
 ان الشیخ الحدیث
 علی صاحبہما الف
 نقیۃ و سلام بالنسبۃ
 الی الذی صاحب الامت
 مثلاً اکل و کل
 و فی کلام التقرین بین
 الطریقین لا یوافقان
 التقرین البتہ و ان
 کانت کلہما یلزم
 اجماع المصداق

